قید کی اقسام اور ان کا شرعی حکم

ڈاکٹر محمد اعجاز *

قید کے لغوی معنی ''بند، حبس، اسیری اور روکنے'' کے ہیں۔[1] عربی میں قید کے لیے حبس، سجن اور اعتقال کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ قید کا اصطلاحی مفہوم کسی شخص کی نقل وحرکت اور تصرف کی آزادی کو اس طرح سلب کر لینا ہے کہ وہ باہر نہ نکل سکے اور ایک جگہ پابند کر دیا جائے۔[2]

مقصد و اہداف کے اعتبار سے قید کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

الف۔ تعزیری قید

ب۔ حوالاتی، یا الزامی قید

ج۔ حق کی ادائیگی پر مجبور کرنے کے لیے قید

د۔ سزا پر عملدرآمد کے لیے قید

ھ۔ نظر بندی

اس مضمون میں قید کی ان اقسام کے مفہوم اور ان کی شرعی حیثیت پر بحث کی جائے گی۔

الف۔ تعزیری قید

تعزیر کا مفہوم

تعزیز کے لغوی معنی: تعزیر عزر سے نکلا ہے جس کے معنی شدید ضرب روکنے لوٹانے اور تادیب کے ہیں۔[3]

تعزیر کے اصطلاحی معنی: تعزیر کی اصطلاحی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

''التعزیر فھو تادیب علی ذنوب لم تشرع فیھا الحدود''۔[4]

''تعزیر شریعت میں ان گناہوں کی تادیب کو کہتے ہیں جن میں حدود مقرر نہیں کی گئیں''۔

شمس الدین ابن قدامۃ تعزیر کی تعریف بیان کرتے ہیں:'' و ھو التادیب و ھو واجب فی کل

* اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

معصیة لا حد فیها و لا کفارة ''۔۵

'' تعزیر تادیب ہے جو ہر معصیت پر واجب ہوتی ہے جس میں حد بیان نہ ہوئی ہو اور نہ اس کا کوئی کفارہ قرار دیا گیا ہو''

مغنی میں بیان ہوا ہے: ''**سمی تعزیر الانة منع من الجنابة و الاصل فی التعزیر المنع و منه التعزیر بمنعی النصرة لا نه معن لعدوة من اذا ہ''۔۶**

'' اس سزا کا نام تعزیر اس لیے ہے کہ یہ جرم کے ارتکاب سے روکتی ہے اور تعزیر کا بنیادی مفہوم روکنا ہے اور اسی سے تعزیر کے معنی نصرت کے نکلے ہیں کیونکہ نصرت دشمن کی جانب سے آنے والی تکالیف کو روکتی ہے''۔

تعزیر ضرب، سخت کلامی اور قید سے ہو سکتی ہے۔ امام سرخسی سے روایت ہے: ''**انه لیس فیه شیء مقدر بل مفوض الی رای القاضی لان المقصود منه الزجر و احوال الناس مختلف فیه فمنهم من ینزجر بالنصیحة و منهم من یحتاج الی الطمة و الی الضرب و منهم و من یحتاج الی الجس''۔۷**

'' اس میں کوئی شے طے شدہ نہیں بلکہ اسے قاضی کی رائے پر چھوڑا گیا ہے کیونکہ اس سے مقصود ڈرانا ہے اور اس معاملے میں لوگوں کے حالات مختلف ہیں ان میں سے کچھ تو نصیحت سے باز آ جاتے ہیں، بعض کو تھپڑ یا مار پیٹ کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ بعض کے لیے قید ضروری ہوتی ہے''۔

فقہاء نے اس بارے میں مزید بیان کیا ہے کہ شرفاء کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے اور ان کے ساتھ مخاصمت کرے اور متوسط درجہ کے آدمی کی تعزیر یہ ہے کہ قاضی ان کو طلب کرے اور قید کرے اور نیچے درجے کے آدمی کی تعزیر ہے کہ قاضی ان کو طلب کر کے قید کرے اور کوڑے کی سزا دے۔۸

لوگوں کو برا بھلا کہنے والے شخص کے بارے میں کہا گیا کہ اگر وہ معزز ہو تو امام اس کو نصیحت سے باز رکھے گا اگر متوسط درجے کا آدمی ہو تو قید کرے گا اگر نیچے درجے کا آدمی ہو تو اس کو کوڑے اور قید کی سزا دے گا۔۹

امام کاسانی لکھتے ہیں: ''**فالامام فیہ بالخیار ان شاء عزرہ بالضرب وان شاء بالحبس**'' ۔10

''امام کو تعزیر میں اختیار ہے کہ چاہے تو کوڑے لگائے اور چاہے تو قید کرے''

اگر تعزیر میں صرف قید کی سزا دی جائے تو بھی درست ہے کیونکہ تعزیر کا ہدف اور مقصد تادیب اور زجر ہے جو قید کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔11

تعزیر قید کے موجبات

سزائے قید ایسے افعال اور جرائم پر دی جاتی ہے جن پر شریعت نے حدود مقرر نہیں کی اس لیے کہ سزائے قید تعزیر کی ایک صورت ہے جس کے بارے میں فقہاء نے بیان کیا ہے:

''**سبب وجوبہ (التعزیر) فارتکاب جنایة لیس لها حد مقدر فی الشرع سواء کانت الجنایة علی حق اللہ تعالیٰ کترك الصلاة والصوم ونحو ذلك او علی حق العبد بان آذی مسلما بغیر حق بفعل او بقول**'' ۔12

''تعزیر کے وجوب کا سبب ایسے جرم کا ارتکاب ہے جس کے لیے شریعت میں حد مقرر نہ کی گئی ہو چاہے یہ جرم اللہ کے حق پر ہو جیسے نماز اور روزے کا ترک کرنا یا جرم بندے کے حق پر ہو کہ کسی مسلمان کو ناحق فعل یا قول سے تنگ کرنا''۔

وہ جرائم جن میں تعزیری قید دی جاسکتی ہے اور ان میں حقوق اللہ پر حملہ ہوتا ہے کی چند مثالیں بیان کی جاتی ہیں:

غیر شادی شدہ زانی کو سو کوڑے لگانے کے بعد اگر امام ضرورت محسوس کرے تو تعزیراً ایک سال کے لیے اسے قید کر سکتا ہے۔13

اگر کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ جماع کے سوا دوسرے حرام کام کرے یا گھر میں چوری کا سامان اکٹھا کرے مگر ابھی باہر نہ نکلا ہو کہ پکڑا جائے تو قید کیا جاسکتا ہے۔14

ایسے راہزن جو لوگوں کو خوف میں مبتلا کریں جبکہ قتل نہ کریں اور نہ مال لوٹیں تو انہیں سزا دی جائے گی اور قید کر دیا جائے گا۔15

تارک صیام کو پورا رمضان قید کر دیا جائے اور تعزیر بھی کی جائے۔[16]

ایسے مسلمان جاسوس جو اس کام کے لیے معروف ہوں انہیں سزا دی جائے گی اور لمبی مدت کے لیے قید کر دیا جائے گا۔[17]

پانچویں بار چوری کا ارتکاب کرنے والے کو تعزیر کی جائے گی۔ اور قید کیا جائے گا۔[18]

امام احمد فرماتے ہیں کہ بدعتی کو قید کیا جائے گا تاکہ وہ اس سے باز آ جائے۔[19]

اگر کوئی شخص مرتد ہونے کے بعد توبہ کر لے اور تیسری بار توبہ کر کے پھر مرتد ہو جائے اور فوراً توبہ نہ کرے تو اسے چھوڑا نہیں جائے گا اور توبہ کر لے تو اسے حد سے کم تعداد میں کوڑے لگائے جائیں گے پھر قید کیا جائے گا۔[20]

مرتد عورت قتل نہیں کی جائے گی بلکہ اسے قید کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کر لے یا مر جائے۔[21]

اغلام کے مرتکب کو بدبودار جگہ قید کر دیا جائے تاکہ بدبو کی شدت سے ہلاک ہو جائے۔[22]

شرابیوں کی مجلس میں شرکت کرنے، شراب بیچنے، یا سود کھانے پر قید کیا جا سکتا ہے۔[23]

اگر کوئی مسجد کا دروازہ چرا لے تو اسے تعزیر اور قید کی سزا دی جائے گی۔[24]

جو شخص شراب جمع کرے اور نماز ترک کرے اسے قید کیا جائے گا۔[25]

اب کچھ ان جرائم کا ذکر کیا جاتا ہے جو حقوق العباد پر ہوتے ہیں اور ان پر تعزیراً قید مشروع ہے۔

ابو یعلیٰ فرماتے ہیں: ''وما الممتنع من حقوق الادميين من ديون و غيرها فتوخذ جبرا اذا امكنت و يحبس بها اذا تعذرت''۔[26]

''جہاں تک آدمیوں کے حقوق قرض وغیرہ کو ادا نہ کرنے کا تعلق ہے۔ اس سے جبری طور پر لے لیا جائے گا اگر جبراً لیا جانا ناممکن ہو اور اگر اس میں کوئی عذر ہو تو اسے قید کر دیا جائے گا''۔

ابن ہمام فرماتے ہیں: ''واذا ثبت الحق عند القاضى و طلب صاحبه حبس غريما لم يعجل بحبسه حتى يامره بدفع ما عليه لان الحبس جزاء المما طلة بقوله

علیہ السلام لی واجد یحل عرضہ و عقوبتہ و فسر عبداللہ بن المبارک عقوبتہ بالحبس'' ۲۷

''اگر قاضی کے ہاں حق ثابت ہو جائے اور صاحب حق نادہندہ کو قید کرنے کی درخواست کرے تو قاضی اسے ادائیگی کا حکم دینے سے پہلے قید نہیں کرے گا کیونکہ قید بے جا تاخیر کرنے کی سزا ہے کیونکہ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے غنی کی ٹال مٹول اس کی عزت اور سزا کو حلال کر دیتی ہے اور عبداللہ بن مبارک نے اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سزا قید ہے''

اگر ایک شخص اپنے گھر میں فسق و فجور کرے تو حاکم کو چاہیے کہ اس کو باز رہنے کا کہلا بھیجے اگر باز نہ آئے تو حاکم کو اختیار ہے کہ اسے قید کرے۔ ۲۸

جو لوگ آدمیوں کو بھنگ وغیرہ دے کر بے ہوش کر دیتے ہیں ان کو قید کر دیا جائے گا۔ ۲۹

لوگوں کو گالی دے یا قذف کے سوا بہتان لگائے اور اسے سزائے قید دی جا سکتی ہے۔ ۳۰

جو شخص لوگوں کو ایذا پہنچانے میں مصروف ہو اور لوگوں کا مال اس سے محفوظ نہ ہو تو اسے موت تک قید کر دیا جائے گا۔ ۳۱

بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے پر قید کیا جا سکتا ہے۔

شوہر بیوی کا نفقہ نہ دینے پر قید کیا جا سکتا ہے۔ ۳۲

قریبی عزیزوں پر خرچ نہ کرنے والے اور بیویوں میں مساوی تقسیم نہ کرنے والے کو قید کیا جا سکتا ہے۔ ۳۳

آخر میں ان جرائم کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق پر حملہ ہوتا ہے اور اس کی سزا تعزیری قید ہے۔

قاتل کو اگر اس کے ورثا معاف بھی کر دیں تو اسے ایک سال کے لیے قاضی قید کر سکتا ہے اگر اس کے نزدیک ایسا کرنے میں مصلحت ہو۔ ۳۴

اگر ایک شخص کسی کو پکڑے اور دوسرا قتل کر دے تو پکڑنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔ ۳۵

ابن قدامہ فرماتے ہیں: ''**من امسک رجلا فقتلہ آخر فالقاتل یقتل بلا خلاف و اما**

الممسك فان لم يعلم ان القاتل اراد القتل فلاشئی علیه و ان امسکه له فیقتله ......بحبس حتی یموت''۔۳۶

''کسی نے ایک شخص کو پکڑلیا اور دوسرے نے اسے قتل کر دیا قاتل کو قتل کر دینے میں کوئی اختلاف نہیں جہاں تک پکڑنے والے کا تعلق ہے اگر اسے قاتل کے قتل کرنے کے ارادے کا علم نہیں تھا تو اسے کچھ نہیں کہا جائے گا اور اگر اس نے قتل کروانے کے لیے پکڑا تھا تو اسے موت واقع ہونے تک قید کیا جائے گا''۔

اگر قسامت کے مقدمے میں ایک گروہ قسامت کا ذمہ دار قرار پائے اور وہ کہیں کہ جس نے فعل کا ارتکاب کیا مر چکا ہے تو وہ ایک کو جسے وہ چاہیں قتل کریں گے اور باقی ہر ایک کو ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے قید کیا جائے گا اور اگر وہ ایک شخص پر قسم کھائیں پھر دوسرا قتل کا اقرار کرے تو ولی کو اختیار ہوگا دونوں میں سے ایک کو قتل کرے اور دوسرے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے قید کر دے۔۳۷

اگر کسی نے کسی کو اس طریقہ سے زہر کھلایا کہ اس کے ہاتھ میں زہر دے دیا اور وہ اس سے ناواقف ہے اور اس کو کھا کر مر گیا تو اس صورت میں قصاص اور دیت واجب نہ ہوگی۔ مگر جس نے زہر دیا اس کو قید کیا جائے گا۔ اگر کسی شخص کو باندھ کر درندہ جانور کے سامنے ڈال دے اسے حبس دوام کی سزا ہوگی۔۳۸

اگر کوئی کسی کو زخمی کر دے اور قصاص لینا ممکن ہو تو ثابت ہونے پر قصاص لیا جائے گا۔ قصاص ممکن نہ ہونے کی صورت میں اس پر ارش ہوگا اسے سزا دی جائے گی۔ اور لمبی مدت کے لیے قید کر دیا جائے گا۔۳۹

قرافیؒ نے قید کے آٹھ موجبات بیان کیے ہیں ان میں سے پانچ میں تعزیری قید مشروع ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کسی کے ذمہ حق واجب ہو اور وہ ادا کرنے سے انکاری ہو۔

۲۔ مجرم کو آئندہ جرم سے روکنے کے لیے

۳۔ کسی کا واجب تصرف سے رک جانا جس میں نیابت ناجائز ہو مثلاً کوئی دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرے تو ان میں سے ایک کو چننے تک قید کیا جائے گا۔

۴۔ مجہول کا اقرار کرے اور تعیین سے رک جائے۔

۵۔ حقوق اللہ کی ادائیگی سے رک جائے جس میں نیابت نہیں ہوتی مثلاً نماز اور روزہ۔[۴۰]

ب۔ حوالاتی قید

حوالاتی قید کسی کو سزا کے لیے نہیں دی جاتی جیسا کہ تعزیری قید کے بارے میں ہم جان چکے ہیں کہ وہ سزا کے طور پر مشروع ہے۔

جب کسی شخص پر اللہ یا بندوں کے حقوق میں سے کسی حق کا دعویٰ کیا جائے تو جب تک یہ حق ثابت نہ ہو جائے یا برأت ظاہر نہ ہو جائے اور اس شخص کو قید کر دیا جائے تو اسے الزامی قید یا حوالاتی قید کہا جاتا ہے۔

ملزم کو قید کرنے کا شرعی حکم

قرآن سے دلیل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَناً وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى۔[۴۱]

ابن العربیؒ "**تحبسو نهما من بعد الصلاة**" کے ذیل میں فرماتے ہیں: "**فی ذلك دليل على حبس من وجب عليه الحق**"۔[۴۲]

"اس میں اس فرد کو حبس کرنے پر دلیل ہے جس پر کسی دوسرے کا حق ہو"

آگے فرماتے ہیں: "**فان كان الحق بدينا لا يقبل البدل كالحدود والقصاص ولم يتفق استيفاره معجلاً لم يكن فيه الا التوثق بسجنه ولا جل هذا الحكمة شرع السجن**"۔[۴۳]

''اگر حق بدنی ہو جیسے حدود اور قصاص تو بدل (رہن یا ضمانت وغیرہ) قبول نہیں ہوگا اور جب فوری حق کی ادائیگی ممکن نہ ہو تو حق کی توثیق قید کے علاوہ دوسری چیز سے نہیں ہو سکتی قید کی مشروعیت کی یہی حکمت ہے۔

سنت سے دلیل

حدیث: ''عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده عن ابی هريرة عن النبیؐ انه حبس رجلا فی تهمة ثم خلی سبيله''۔[۴۴]

''بھز بن حکیم سے روایت ہے وہ اپنے باپ اور وہ ان کے دادا سے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے الزام کے سبب سے ایک شخص کو قید کیا پھر اسے چھوڑ دیا''۔

تحفۃ الاحوذی میں آیا ہے:''حبس رجلا فی تهمة ای فی اداء شهادة بان كذب فيها او بان ادعی عليه رجل ذنبا او دينا فحبسهؐ ليعلم صدق الدعوی بالبينة ثم مالم يقم البينة خلی عنه ای تركه عن الحبس بان اخرجه منه والمعنی خلی سبيله عنه هذا يدل علی ان الحبس من احكام الشرع''۔[۴۵]

''(نبیؐ) نے ایک شخص کو الزام میں قید کیا یعنی گواہی کے بارے الزام کہ اس نے اس جھوٹ بولا یا اس پر کسی شخص نے گناہ یا قرض کا دعویٰ کیا تو آپؐ نے دعویٰ کی سچائی گواہی سے جاننے کے لیے اسے قید کیا جب وہ گواہ پیش نہ کر سکا تو ملزم چھوڑ دیا یعنی اسے قید سے چھوڑ دیا کہ اسے اس میں سے نکال دیا خلی سبیلہ کے معنی اس پر دلیل ہیں کہ قید شریعت کے احکام میں سے ہے''۔

دوسری حدیث:''عن ابراهيم بن حيثم عراك عن ابيه عن جده عن ابی هريرة ان النبیؐ حبس فی تهمة احتياطا''۔[۴۶]

''ابراہیم بن حیثم بن عراک اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے الزام میں احتیاطاً قید کیا''۔

نبیؐ نے بنو غفار کے شخص کو بنو غطفان کے اونٹوں کی چوری کرنے کے الزام میں قید کیا تھا۔[۴۷]

فقہاء کی آراء

فقہاء نے ملزم کو قید کرنے کو انصاف فراہم کرنے کی تدابیر میں سے ایک تدبیر قرار دیا ہے۔

ابن قیم فرماتے ہیں: ''ولا نقول ان السیاسة العادلة مخالفة للشریعة الکاملة بل ھی جزء من اجزائها و باب من ابوابها وتسمیتها سیاسة امراً اصطلاحی والا فاذا کانت عدلا فهی من الشرع فقد حبس رسولؐ فی تهمة و عاقب فی تهمة مما ظهرت امارات الریبة علی التهم''۔۴۸

''اور ہم یہ نہیں کہتے کہ سیادت عادلہ شریعت کاملہ کے مخالف ہے بلکہ یہ اس کے اجزاء میں سے ایک جزء اور اس کے ابواب میں ایک باب ہے اس کو اصطلاحی طور پر سیاست کا نام دیا گیا ہے اگر یہ عدل ہے تو شریعت میں سے ہے رسول اللہؐ نے بھی الزام میں قید کیا اور تہمت میں اس شخص کو سزا دی جس میں شبہ کی علامتیں پائی گئیں۔

ابویعلیٰ کہتے ہیں: ''ان للامیر تعجیل حبس المتهرم للکشف والاستبراء''۔۴۹

''امیر کو اختیار ہے کہ ملزم کو تفتیش اور برأت کے لیے قید کر لے''۔

امام احمد کا مذہب ہے کہ قاضی کو الزام میں قید کرنے کا اختیار ہے۔۵۰

تفسیر قرطبی میں آیا ہے کہ قید دو طرح کی ہے ایک وہ قید جو سزا کے طور پر دی جائے اور دوسری قید استظہار کے لیے دی جاتی ہے سزا ثابت ہونے پر دی جاتی ہے جب کہ وہ قید جو الزام میں دی جاتی ہے اس کا مقصد اس حالات کو واضح ہوتا ہے کہ جو بات چھپی ہوئی ہے وہ ظاہر ہو جائے۔۵۱

تحفۃ الاحوذی میں بیان ہوا ہے کہ ''ان حبس المدعی علیه مشروع قبل ان تقام البینة''۔۵۲

''کہ مدعٰی علیہ کو گواہی کے قیام سے پہلے قید کرنا شریعت میں جائز ہے''۔

عون المعبود میں ہے: ''الحبس للتهمة جائز''۵۳ ''ملزم کی قید جائز ہے''۔

ابن جریج سے روایت ہے انہوں نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے ایک رقعہ لکھا جسے میں نے

پڑھا کہ جب کسی ملزم کے پاس بیت المال کا مال پایا جائے اور وہ کہے کہ اسے میں نے خریدا ہے تو اسے قید خانے میں توثیق کے لیے باندھ کر رکھو۔۵۴

حنفیہ کی رائے ہے کہ متھم کو قید کیا جا سکتا ہے مگر جب متہم پر حدود اور قصاص کا دعویٰ ہو کیونکہ اگر تعزیر کے الزام میں قید کیا جائے تو یہ ثبوت سے پہلے ہی اس پر حکم کا اجراء کرنا ہے۔ کیونکہ قید کرنا تعزیری سزا بھی ہے جبکہ حدود اور قصاص کی صورت میں ثبوت سے پہلے اس پر حکم کا اجراء صادق نہیں آتا۔ اس لیے جن امور میں ضمانت سے کام چل سکتا ہے قید کرنا جائز نہیں۔۵۵

اسی طرح قانون میں جرائم کو دو طرح سے تقسیم کیا گیا ہے قابل ضمانت جرائم ۵۶ قابل ضمانت جرائم میں چھوٹے جرائم جیسے مفاد عامہ کے خلاف، سرکاری ملازموں سے متعلق جرائم وغیرہ ۵۷ شامل ہیں۔

ناقابل ضمانت جرائم میں ریاست کے خلاف جرائم، سازش جعل سازی وغیرہ شامل ہیں۔۵۸

قابل ضمانت جرم میں ملزم ضمانت دے دے تو اسے حوالات میں بند نہیں کیا جائے گا۔ جبکہ ناقابل ضمانت میں سے حوالہ کیا جائے گا لہٰذا قانون میں ہر جرم میں حوالات ہو سکتی ہے۔ مگر قابل ضمانت جرم کی صورت میں ضمانت پر رہا ہو سکتا ہے۔

الزامی قید کے حالات

ایسی برائی کا متہم جو برائی لوگوں کے خلاف ہو یعنی جس کا تعلق حقوق اللہ سے ہو تو ملزم کو قید کیا جائے گا جیسا کہ حاشیہ ابن عابدین میں ہے: ''**ومن يتهم بالقتل والسرقة وضرب الناس احبسه واخلده في السجن حتى يتوب لان شر هذا على الناس**''۔۵۹

''اور جس پر قتل چوری اور لوگوں کو مار پیٹ کا الزام ہو، میں اسے قید کروں گا اور اس وقت تک قید خانے میں رکھوں گا جب تک اسکی توبہ کے آثار ظاہر نہ ہو جائیں کیونکہ یہ برائی لوگوں کے خلاف واقع ہوئی ہے''۔

آگے بیان ہوا ہے کہ اگر متہم کا نیک ہونا معلوم ہو تو قید نہیں کیا جائے گا اور اگر مجہول الحال

ہوتو اس کا حال ظاہر ہونے تک قید کیا جائے گا۔ ٦٠

مغنی میں آیا ہے: ''کل موضع حبس فیه بشاهدین استدیم الحبس حتی تثبت عدالة الشهود او فسقهم''۔ ٦١

''ہر وہ مقام یا حالت جس میں قید دو گواہوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ (ملزم کو) اس وقت تک قید کیا جائے جب تک گواہوں کی عدالت یا فسق ثابت نہ ہو جائے۔

اگر قصاص میں اس وجہ سے رکاوٹ پیدا ہو جائے کہ مدعیٰ علیہ قسم نہ اٹھائے تو ناکل (حلف سے انکار کرنے والے) کو قید کا مستحق سمجھتے ہیں جیسا کہ قسامت کے مقدے میں اگر وہ حلف سے انکار کریں تو اقرار کرنے یا حلف اٹھانے تک انہیں قید کیا جائے گا۔ ٦٢

جب کسی شخص کے خلاف گواہ زنا کی گواہی دے دیں تو مشہود علیہ کو گواہوں کے تزکیہ تک قید کیا جائے گا۔ ٦٣ جب کہ اموال کے باب میں ایسا نہیں کیونکہ اس میں ضمانت سے حق کی ادائیگی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے تو قید نہیں کیا جائے گا۔ ٦٤

ج۔ حق کی وائیگی پر مجبور کرنے کے لیے قید

یہ قید بھی سزا کے طور پر نہیں دی جاتی بلکہ کسی امر کو یقینی بنانے کے لیے یا کسی دوسرے کے حق کی ادائیگی پر مجبور کرنے کے لیے قید کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی شخص پر گواہوں کی مدد سے کسی کا حق ثابت ہو جائے اور وہ ٹال مٹول سے کام لے تو مدعی کے مطالبے پر اسے قید کر دیا جائے گا۔ ٦٥

مرتد کو تین دن کے لیے قید کر دیا جائے گا اگر اس دوران توبہ کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ قتل کر دیا جائے گا۔ ٦٦

قسامت کے قضیے میں اگر حلف اٹھانے سے انکار کریں تو اقرار یا حلف اٹھانے تک قید کیے جائیں گے کیونکہ اس سے مقتول کے ورثاء کا حق ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ ٦٧

اگر غاصب مغصوبہ شے کی ہلاکت کا دعویٰ کرے تو قاضی ثابت ہونے تک اسے قید کرے گا۔ ٦٨

قاضی شریح کے بارے میں منقول ہے کہ جب کسی شخص پر کسی کے حق کا فیصلہ کر دیتے تو

اسے اس وقت تک مسجد میں قید رکھتے جب تک وہ حق ادا نہ کر دیتا۔ ۶۹؎

حق کی ادائیگی پر مجبور کرنے کے لیے قید کرنے کی مثالیں قانون میں بھی ملتی ہیں مثلاً اگر کسی شخص جسے زرضمانت جمع کروانے کا حکم دیا گیا ہو اور وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے، تو اسے ضمانت کی مدت تک قید کیا جائے گا۔ ۷۰؎

اسی طرح اگر گواہ یا شخص عدالت میں جواب دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے سے انکار کرے تو اسے سات روز تک کے لیے قید کیا جا سکتا ہے۔ ۷۱؎

دیوانی مقدمات میں جب مدعیٰ علیہ عدالت کے حکم سے انحراف کرے تو عدالت اسے قید کرنے کا حکم دے سکتی ہے تاکہ اس سے حکم پر عملدرآمد کروایا جا سکے۔ ۷۲؎

وہ شخص جس کے قرض دار ہونے پر عدالت ڈگری دے چکی ہو اسے ایک سال تک کے لیے عدالت جیل کا حکم دے سکتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی شخص حکم پر عملدرآمد میں رکاوٹ ڈالے تو عدالت اسے ۳۰ دن تک کے لیے قید کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔ ۷۳؎

د۔ **سزا پر عملدرآمد کے لیے قید**

جب مجرم اور سزا کے درمیان کوئی عذر حائل ہو جائے تو مجرم کو اس مدت کے لیے قید کر دیا جائے گا۔ مرض کی وجہ سے سزا کے نفاذ میں تاخیر ہونے کی صورت میں مجرم کو صحت یابی تک قید کر دیا جائے گا۔ ۷۴؎

زانی محصن ہو تو سزا فوراً نافذ ہوگی غیر محصن ہو تو صحت مند ہونے تک قید کیا جائے گا، پھر کوڑے لگائے جائیں گے۔ ۷۵؎

امام مالک ایسے مریض جس کی موت کا ڈر ہو کے بارے میں فرماتے ہیں: ''**انه لا يعجل عليه و يوخر و يسجن قال: فارى النفاس مرضا من الامراض و ارى، ان لا يعجل عليها**''۔ ۷۶؎

کہ ایسے شخص پر سزا کا نفاذ فوری نہ ہو بلکہ مؤخر کیا جائے اور مجرم قید کیا جائے، وہ فرماتے ہیں میری رائے میں نفاس مرض ہے اس میں بھی فوری نفاذ نہ ہو۔

مریض کو اس لیے قید کیا جائے گا کہ اس کے فرار ہونے کی صورت میں حدود کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔۷۷

حاملہ عورت کے حمل کو نقصان کا اندیشہ ہو تو سزا مؤخر کر دی جائے گی اور فرار کا خدشہ ہونے پر قید کر دی جائے گی۔ درمختار میں ہے: ''ویقام علی الحامل بعد وضعها لا قبله اصلا بل تحبس ''۔۷۸

اور حاملہ عورت پر حد بنیادی طور پر بچہ جننے کے بعد جاری ہوتی ہے پہلے نہیں جبکہ اسے قید کیا جائے گا اور شرح فتح القدیر میں بیان ہوا ہے: ''الحبلی تحبس ان ثبت زناها بالبینة الی ان تلد و ان ثبت بالاقرار لا تحبس ''۔۷۹

حاملہ عورت کا زنا اگر گواہوں سے ثابت ہوا ہو تو بچہ جننے تک قید کی جائے گی۔ اگر اقرار سے ثابت ہو تو قید نہیں کی جائے گی۔

قتل کے مقدمے میں جب سزا کا نفاذ مؤخر ہو تو قاتل کو عذر دور ہونے تک قید میں رکھا جائے گا۔ ابن قدامہ نقل کرتے ہیں: ''اذا قتل وله ولیان بالغ وطفل او غائب لم یقتل حتی یقدم الغائب ویبلغ الطفل وکل موضع وجب تاخیر الاستیفاء فان القاتل یحبس حتی یبلغ الصبی و یعقل المجنون ویقدم الغائب ''۔۸۰

''اگر کوئی قتل کرے اور مقتول کے دو ولی ہوں ایک بالغ اور ایک بچہ یا غائب تو قاتل کو غیر حاضر کے حاضر ہونے تک اور بچے بالغ ہونے تک قتل نہیں کیا جائے گا۔ قتل کی سزا کا نفاذ ان صورتوں میں موخر ہوگا تو قاتل کو بچے کے بالغ پاگل کے عاقل اور غائب کے حاضر ہونے تک قید کیا جائے گا''۔

مغنی المحتاج میں نقل ہوا ہے: ''و ینظر غائبهم و کمال صبیهم و مجنونهم ویحبس القاتل و لا یخلی بکفیل ''۔۸۱

''ان میں سے غیر حاضر کے حاضر ہونے کا اور بچوں اور پاگلوں کے کامل ہونے کا انتظار کیا جائے گا اور قاتل کو قید کر دیا جائے گا، ضمانت پر رہا نہیں ہوگا''۔

حاملہ عورت کو جان یا زخموں کے قصاص میں دودھ چھڑانے تک قید کیا جائیگا۔۸۲

نشہ کی حالت میں بہتان لگانے والے کو نشہ اترنے تک قید میں رکھا جائے گا، حد کا نفاذ بعد میں ہوگا۔ امام سرخسی فرماتے ہیں: ''واذا قذف السکران رجلا حبس حتی یصحوثم یحد للقذف''۔۸۳

''اگر نشئی کسی شخص پر بہتان لگائے تو نشہ اترنے تک اسے قید کیا جائے گا۔ اترنے پر بہتان کی حد نافذ ہوگی''۔

اسی طرح شراب پینے والے کو بھی کوڑے نشہ اترنے کے بعد لگائے جائیں گے، اس دوران قید میں رکھا جائے گا۔۸۴

پاکستانی قانون کے مطابق اگر کسی کو سزا ہو جائے تو اسے بالائی عدالت میں یا اسی عدالت میں اپیل کا حق ہوتا ہے۔ اپیل کی مدت تک سزا پر عملدرآمد نہیں ہوتا اس دوران اسے قید میں رکھا جاتا ہے۔ حدود آرڈیننس کے تحت سزا ہونے کے بعد اپیل والی عدالت سے توثیق ہونے تک مجرم کو قید میں رکھا جاتا ہے۔۸۵

مجرم عورت کے حاملہ ہونے کی صورت میں قصاص کا نفاذ ملتوی کر دیا جائے گا۔ بچہ کی پیدائش سے دو سال بعد قصاص نافذ ہوگا اس دوران اسے ضمانت پر رہا کیا سکتا ہے قید کی صورت میں اس کی قید محض ہوگی۔۸۶

ھ۔ نظر بندی

نظر بندی سے مراد یہ ہے کہ مصلحت عامہ کے پیش نظر حفظ ماتقدم کے طور پر کسی شخص کو قید کر دینا تا کہ عامۃ الناس اس کے شر اور فساد سے محفوظ رہ سکیں عربی میں اسے الحبس للاحتراز کہتے ہیں۔ جب کہا جاتا ہے۔ احترز منه وتحرز اس سے مراد ہوتا ہے جعل نفسه فی حرز منه یعنی اس نے اپنے آپ کو اس سے محفوظ کر لیا۔۸۷

باغیوں کے بچوں، عورتوں اور بوڑھوں جو قتال میں حصہ نہ لے رہے ہوں انہیں اپنے لوگوں سے کاٹنے کے لیے جنگ کے خاتمے اور ان کے منتشر ہونے تک قید کر دیا جائے گا کیونکہ باغیوں کا قتل کرنا تو قتل کی وجہ سے جائز ہے جبکہ بقیہ لوگ اہل قتال میں سے نہیں اس لیے انہیں

نظر بند کردیا جائے گا۔۸۸

امام کاسانی فرماتے ہیں:''ان علم الامام ان الخوارج یشھرون السلاح ویتاھبون للقتال فینبغی لہ ان یاخذھم و یحبسھم حتی یقلعوا عن ذلک ویحدثوتوبة لو ترکھم لسعوا فی الارض بالفساد''۔۸۹

اگرامام کے علم میں آئے کہ باغی اسلحہ کی نمائش اورقتال کی تیاری کرر ہے ہیں تواس کے لیے لازم ہے، کہ ان کو پکڑلے اور باز آنے اورتوبہ کرنے تک قید کردے چونکہ ان کوچھوڑ دینے سے زمین میں فساد برپا ہوگا۔

اس کی تائید محاربہ کی آیت سے ہوتی ہے جہاں ایسےلوگوں کے لیےنفی کی سزا مذکور ہے۔

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ'' الحبس انہ المراد بالنفی المذکور لانہ نفی عن وجہ الارض بدفع شرھم عن اھلھا''۔۹۰

''نفی سے مرادقید کرنا ہے کیونکہ یہ خطہ زمین سے بے دخلی ہے تا کہ وہاں رہنےوالوں کوان کے شر سے بچایا جائے۔

ایسا مجرم جس کے جرائم بڑھ جائیں اور بار بار جرم کا مرتکب ہوتواس بارے آیا ہے:''انہ تجوز للامیر ان یستدیم حبسہ اذااستنصر الناس بجرائمہ حتی یموت''۔۹۱

''امیر کے لیے جائز ہے کہ لوگوں کے مطالبے پراسے موت تک قید کردے''۔

اگر چور کا دایاں ہاتھ کاٹ لینے کے بعد پھر چوری کرےتو بائیاں ہاتھ کاٹیں گے۔تیسری دفعہ چوری کرےتواسے چوری سےتوبہ کرنے تک قید رکھیں گے۔۹۲

اگرایک مشہور چور گذررہا ہوجبکہ اس وقت وہ چوری نہیں کررہاتو اسے مارنے کا اختیارنہیں ہے اسے چوری سے توبہ کرنے تک قید میں رکھا جائے گا۔۹۳

عائن وغیرہ کے شر سے لوگوں کومحفوظ کرنے کے لیےاسے نظر بند کیا جائے گا۔جیسا کہ بیان ہوا ہے:''ینبغی اذا عرف واحد بالاصابة بالعین ان یجتنب ویحترزمنہ و ینبغی للامام معنہ من مداخلة الناس ویلزمہ بینہ''۔۹۴

''جب ہم قانون کی طرف آتے ہیں تو اس کے مطابق کسی شخص جس کے خلاف کوئی مقدمہ نہ بھی ہو تو حقائق کو تحویل میں لیا سکتا ہے۔اس غرض کے لیے اسے جیل وغیرہ میں نظر بند کیا جاتا ہے اسے ریاستی قیدی(State Prisoner) کہا جاتا ہے۔۹۵

پاکستانی آئین کے مطابق اگر انسدادی نظر بندی کا کوئی قانون بنے گا تو اس کا اطلاق صرف ایسے افراد پر ہوگا جن سے ملک کے دفاع،سلامتی اور اتحاد کو خطرہ لاحق ہو یا ایسے افراد جس سے خارجہ معاملات،عوامی نظم وضبط یا رسد کی فراہمی کو خطرہ ہو۔اس قانون کے تحت گرفتار شدہ افراد کو ایک ماہ سے زیادہ نظر بند نہیں رکھا جا سکتا جب تک کہ انہیں ریویو بورڈ کے سامنے پیش نہ کیا جائے اور بورڈ اس فیصلے پر نہ پہنچے کہ انہیں ایک ماہ سے زیادہ زیر حراست رکھنے کا معقول جواز موجود ہے اس صورت میں یہ عرصہ تین ماہ سے زیادہ نہ ہوگا اگر حکومت اس مدت میں توسیع کی خواہشمند ہو تو ایسے افراد کو پھر رویو یو بورڈ کے سامنے پیش کیا جائیگا جو اس ضمن میں فیصلہ کرے گا۔

گرفتاری کے سات دن کے اندر گرفتاری کا حکم جاری کرنے والے حکام نظر بند افراد کو ان وجوہ سے آگاہ کریں گے جن کے سبب یہ قدم اٹھایا گیا۔متعلقہ فرد کو صفائی کا حق حاصل ہوگا۔لیکن اگر حکام محسوس کریں کہ اس سے عوام کے مفاد عامہ کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو ایسے حقائق کو افشا کرنے سے انکار بھی کر سکتے ہیں اس صورت میں تمام دستاویزات ریویو بورڈ کے سامنے پیش کی جائیں گی ۔تا آنکہ متعلقہ حکومت کے سیکرٹری کی جانب سے یہ سرٹیفکیٹ بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے کہ ان دستاویزات کا پیش کرنا مفاد عامہ کے خلاف ہے۔

نظر بندی کے اولین دو برسوں میں ایسے افراد جن پر امن عامہ خراب کرنے کا الزام ہے آٹھ ماہ سے زیادہ نظر بند نہیں رکھا جا سکتا دوسری صورتوں میں نظر بندی کی معیاد بارہ ماہ ہوگی اس شق کا اطلاق دشمن کے ایجنٹ پر نہ ہوگا۔

اگر کسی فرد کو وفاقی قانون کے تحت گرفتار کیا جائے تو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس ریویو بورڈ مقرر کرے گا۔جو ایک چیئر مین اور دو ممبران پر مشتمل ہوگا۔جو سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج یا ریٹائرڈ جج ہوں گے اگر کسی صوبائی قانون کے تحت پکڑا جائے تو ہائی کورٹ کا چیف جسٹس ریویو بورڈ

تشکیل دے گا۔[96]

مندرجہ بالا بحث سے معلوم ہوا کہ قید کی مختلف انواع واقسام ہیں جن میں تعزیری قید، استیثاقی قید، سزا پر عملدرآمد کے لیے قید اور نظر بندی شامل ہیں۔ تعزیری قید ایسے جرائم کے ارتکاب پر دی جا سکتی ہے جن کے لیے شریعت میں حد مقرر نہ کی گئی ہو۔ استیثاقی قید کی دو اقسام حوالاتی قید اور حق کی ادائیگی پر مجبور کرنے کے لیے قید کرنا ہے۔ جب کسی پر دعویٰ کیا جائے تو شواہد کی موجودگی میں فیصلہ ہونے تک ملزم کو قید کر دیا جاتا ہے، اسے حوالاتی قید کہتے ہیں۔ حق کی ادائیگی پر مجبور کرنے کے لیے قید کی صورت یہ ہے کہ بے جا ٹال مٹول کرنے پر مقروض کو قید کر دیا جاتا ہے۔ جب مجرم پر سزا کے عملدرآمد میں کوئی عذر حائل ہو جائے تو مجرم کو عذر دور ہونے تک قید کر دیا یا فیصلہ ہونے بعد سزا پر عملدرآمد ہونے کی درمیانی مدت میں مجرم کو قید کیا جاتا ہے۔ مصلحت عامہ کے پیش نظر حفظ ماتقدم کے طور پر کسی شخص کو قید کر دینا نظر بندی کہلاتا ہے۔ شریعت میں مندرجہ بالا قید کی تمام صورتوں کا جواز موجود ہے اگر اس سزا کو ضرورت کے وقت جرم و مجرم کے احوال پیش نظر رکھتے ہوئے دیا جائے۔

حوالہ جات

۱۔ فیروز الدین، فیروز اللغات، نیا ایڈیشن، فیروز سنز، لاہور، ص ۸٦۵

خواجہ عبدالحمید، جامع اللغات، ملک دین محمد اینڈ سنز، لاہور، ۴/ ۳۸

۲۔ بدائع الصنائع، ۷/ ۱۷۷؛ حاشیہ ابن عابدین، ۴/ ٦٦ ؛ الفتاویٰ الکبریٰ، ۳/ ۳۹۸

۳۔ لسان العرب، ۹/ ۱۸۴

۴۔ المغنی، ۱۰/ ۳۴۲؛ شرح فتح القدیر، ۵/ ۱۱۲؛ الاحکام السلطانیہ للماوردی، ص ۳۷؛ الاحکام السلطانیہ لابی یعلیٰ، ص ۲۷۴

۵۔ الشرح الکبیر، ۱۰/ ۳۴۲

٦۔ المغنی، ۱۰/ ۳۴۲

۷۔ شرح فتح القدیر، ۵/ ۱۱۲

۸۔ کتاب الاختیار، ص ۱۵۸

۹۔ الاختیار، ص ۱۵۸ ؛ شرح فتح القدیر، ۴/ ۲۱۳

۱۰۔ بدائع الصنائع، ۷/ ٦۴

۱۱۔ شرح فتح القدیر، ۴/ ۲۱٦

۱۲۔ بدائع الصنائع، ۷/ ٦۷؛ جواہر الاکلیل، ۲/ ۲۹٦

۱۳۔ الدر المختار مع حاشیہ، ۴/ ۱۴

۱۴۔ حاشیہ ابن عابدین، ۴/ ٦۴؛ شرح فتح القدیر، ۵/ ۴۳ ؛ الخراج، ص ۱۷۱

۱۵۔ شرح فتح القدیر، ۴/ ۲٦۹

۱٦۔ الاحکام السلطانیہ للماوردی، ص ۳۴۹

۱۷۔ الخراج، ص ۱۹۰

۱۸۔ الانصاف، ۱۰/ ۲۸٦

۱۹۔ الانصاف،۲۴۹

۲۰۔ شرح فتح القدیر،۴/ ۳۸۷

۲۱۔ ایضاً،۴/ ۳۸۸

۲۲۔ الاختیار،ص۱۲۲

۲۳۔ ایضاً،ص۱۷۲

۲۴۔ ایضاً،ص۱۷۳

۲۵۔ حاشیہ ابن عابدین،۴/ ۷۶

۲۶۔ الاحکام السلطانیہ لابی یعلی،ص۲۷۴

۲۷۔ شرح فتح القدیر،۵/۴۷۱

۲۸۔ الاختیار،ص۱۷۵

۲۹۔ محولہ بالا

۳۰۔ شرح فتح القدیر،۴/۲۱۳

۳۱۔ الانصاف،۱۰/ ۲۴۹

۳۲۔ شرح فتح القدیر،۵/ ۴۷۶

۳۳۔ الدرالمختار وحاشیہ،۵/ ۳۷۸

۳۴۔ المغنی،۸/ ۳۳۹

۳۵۔ الاختیار،ص۴۴۶

۳۶۔ المغنی مع الشرح الکبیر،۹/ ۴۷۸

۳۷۔ جواہر الاکلیل،۲/ ۲۷۶

۳۸۔ الاختیار،ص۲۰۷،۲۱۲

۳۹۔ الخراج،ص۱۵۱

۴۰۔ الفروق،۴/ ۷۹۔۸۰؛ شرح فتح القدیر،۴/۲۱۲

۴۱۔ المائدۃ/۱۰۶

۴۲۔ احکام القرآن لابن العربی،۲/۳۴۱

۴۳۔ احکام القرآن لابن العربی،۲/۳۴۲ ؛ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی،۶/ ۲۲۷

۴۴۔ المحلی،۱۱/۱۳۱ ؛ زادالمعاد، ۳/۱۳

۴۵۔ تحفۃ الاحوذی،۲/۳۱۳

۴۶۔ المحلی،۱۱/۱۳۱

۴۷۔ ایضاً،۱۱/۱۳۲

۴۸۔ اعلام الموقعین،۴/۲۸۴

۴۹۔ الاحکام السلطانیہ لابی یعلی،ص۲۶۹

۵۰۔ محولہ بالا

۵۱۔ القرطبی،۶/ ۲۲۸

۵۲۔ تحفۃ الاحوذی،۲/۳۱۳

۵۳۔ عون المعبود،۴/ ۲۳۵

۵۴۔ المحلی،۱۱/۱۳۲

۵۵۔ بدائع الصنائع،۷/ ۶۵ ؛ الفروق للکرابیسی،۱/ ۲۸۶ ؛شرح فتح القدیر،۴/۲۱۶

56. The Code of cruminal procedure, Schedule III, Tabular Statement of Offence

57. P.P.C. Sec, 143-171

58. P.P.C. Sec. 115,116,120B, 121-134

۵۹۔ حاشیہ ابن عابدین،۴/۷۶

۶۰۔ ایضاً،۴/ ۸۸

۶۱۔ المغنی،۹/ ۳۲۸

۶۲۔ شرح فتح القدیر،۶/۷۲ ؛ الاختیار،ص۲۵

۶۳۔ الفروق للکرابیسی،۱/۲۸۶

۶۴۔ محولہ بالا

۶۵۔ الدر المختار مع حاشیہ،۵/۳۷۹

۶۶۔ شرح فتح القدیر،۴/۳۸۶

۶۷۔ شرح فتح القدیر،۶/۷۲؛ الاختیار،ص۴۰

۶۸۔ ایضاً،۷/۳۶۷

۶۹۔ فتح الباری،۱/۴۴۱

70. Cr. P.C. Sec, 123

71. Cr. P.C. Sec, 485

72. The Code Civil Procedure, 1908, Sec, 30, 32

73. C.P.C. Sec. 55,74

۷۴۔ المغنی،۸/۱۷۳

۷۵۔ الفروق للکرابیسی،۱/۲۹۵

۷۶۔ المدونۃ الکبری،۴/۵۱۴

۷۷۔ شرح فتح القدیر،۴/۲۰۹

۷۸۔ الدر المختار وحاشیہ،۴/۱۶

۷۹۔ شرح فتح القدیر،۵/۳۰

۸۰۔ المغنی،۷/۷۳۹،۷۴۰

۸۱۔ مغنی المحتاج،۴/۴۰

۸۲۔ ایضاً،۴/۴۳

۸۳۔ المبسوط،۲۴/۳۲

۸۴۔ الانصاف،۱۰/۱۵۹

85. Prohibition (Enforcement of Hudd) Order 1979, Sec 8

86. Offence Against Property (Enforcement of Hudd) Ordinance 1979, Sec 9

۸۷۔ لسان العرب،۳/۱۲۱

۸۸۔ مغنی المحتاج،۴/۱۷ ؛بدائع الصنائع،۷/۱۴۱ ؛المغنی، ۸/۱۱۵

۸۹۔ بدائع الصنائع،۷/۱۴۰

۹۰۔ الهدایة،۴/۲۰۷

۹۱۔ الانصاف،۱۰/۱۵۸ ؛ الاحکام السلطانیہ لابی یعلی،ص۲۷۰

۹۲۔ الاختیار،ص۷۵

۹۳۔ ایضاً،ص۴۳،۴۴،۱۷

۹۴۔ صحیح مسلم بشرح النووی،۱۴/۱۷۳ ؛حاشیہ ابن عابدین،۶/۳۶۴

95. Pakistan Prison Rule, R,No.421 and Regulation III of 1818, for the Confinement of State Prisoners.

96. The constitution of the Islmamic Republic of Pakistan, 1973 Art 9,10

کتابیات

۱۔ القران الکریم

۲۔ الآبی، صالح عبدالسمیع، جواہر الاکلیل، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت لبنان،

۳۔ ابن تیمیہ، الفتاویٰ الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۸ھ

۴۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن محمد، فتح الباری، دار احیاء التراث العربی، بیروت

۵۔ ابن عابدین، محمد امین، حاشیۃ رد المحتار علی الدر المختار، المکتبۃ التجاریۃ مصطفیٰ احمد الباز، مکۃ المکرمہ، ۱۳۸۶ھ

۶۔ ابن قدامۃ، ابو محمد عبداللہ بن احمد، المغنی، مکتبۃ الریاض الحدیثۃ الریاض، ۱۹۸۱ء

۷۔ ابن قیم، الجوزیۃ، زاد المعاد، مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر، ۱۹۵۰ء

۸۔ - - - ، اعلام الموقعین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۲ء

۹۔ ابن منظور، لسان العرب، طبعۃ جدیدۃ محققۃ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۸۸ء

۱۰۔ ابن ہمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد، شرح فتح القدیر، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر

۱۱۔ ابو یعلیٰ محمد بن الحسن الفراء الحنبلی، الاحکام السلطانیۃ، مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ، بمصر، ۱۹۸۷ء

۱۲۔ ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، الخراج، ادارۃ القرآن، کراچی، ۱۹۸۷ء

۱۳۔ سحنون بن سعید التنوخی، المدونۃ الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۹۹۴ء

۱۴۔ السرخسی، شمس الدین، المبسوط، مطبعۃ السعادۃ، مصر، ۱۳۴۴ھ

۱۵۔ سلامت علی خان، الاختیار (اردو ترجمہ)، مکتبہ امدادیہ، ملتان

۱۶۔ شربینی الخطیب، محمد، مغنی المحتاج، مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ، مصر، ۱۹۵۸ء

۱۷۔ القرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن، مطبعۃ دار الکتب ۱۹۵۱ء

۱۸۔ الماوردی، ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب، الاحکام السلطانیۃ،

۱۹۔ المرداوی، ابوالحسن علی بن سلیمان، الانصاف، دار احیاء التراث العربی، بیروت

20. The Code of Civil Procedure, 1908

21. The Code of Criminal Procedure, 1898

22. Offence Qazf Ordinance, 1979

23. Offence Against Property, (enforcement of Hudd) Ordinance, 1979

24. Pakistan Panal Code 1860.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆